ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے منہج تفسیر میں نظم قرآن کی اہمیت اور استعمالات

The importance and uses of Nazm-e-Quran in Doctor Israr Ahmed's Manhaj-e-Tafseer.

ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد[i] عبد السلام[ii]

Abstract:

The complete Quran was revealed over a period of 22 years, portion by portion as and when it was required. The sequence of the ayaat as they appear in the Mushaf is different from its chronological order of revelations. Most of the surahas in the Quran form pairs. They form pairs because of the similarities of the subjects addressed in them. There are also some unique surahas which don't form appear with any surah. The surahas have also been divided into seven-makkan-madinan groups, each group starting with one or more makkan surahas and ending with one or more madinan surahas. Every Group has a central them.

In Doctor Israr Ahmed,s Manhaj-e-Tafseer ,Nazm e Quran have primary importance. He explains the relation between surahas and among ayaat before every surah. He forms pairs because the similarities of the subjects addressed in them.

I have tried my level best to explain the importance and uses of Nazm-e-Quran in his method of Tafseer.

Key words: *revealed, similarities, pairs, groups, central subject.*

ابتدائیہ:

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ(1932 تا2010ء) ان خوش نصیب انسانوں میں سے تھے جنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام عزیز کی خدمت کے لئے چن لیا تھا۔آپؒ نے ساری عمر قرآن پاک پڑھنے ،پڑھانے میں صرف کر دی۔آپؒ کے منہج تفسیر کی یہ خوبی ہے کہ اس میں اسلاف کی ''اصل ثابت ،،سے بھی رشتہ قائم رہتا ہے اوردور جدید کے جملہ مسائل کا حل بھی قرآن پاک کی روشنی میں سامنے آتاہے۔یعنی آپؒ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے(محمود)کی حدود میں رہتے ہوئے ،دور جدید کے محاورے اور اسلوب کو اعلیٰ علمی سطح پر استعمال فرماتے ہیں۔چنانچہ آپؒ کے طرز تفسیر میں شیخ الہندؒ کی جامعیت،ابوا لکلام آزادؒ کی ادبیت،مولانا مودودیؒ کی تحریکیت،علامہ اقبالؒ کی ملی شاعری و فلسفہ،ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم کے جدید فلسفیانہ افکار اور دور حاضر کی سائنس کے ساتھ ساتھ مولانا فراہیؒ اور مولانا اصلاحیؒ کے نظم قرآن کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔

آپؒ نے نظم قرآن کا مجموعی ڈھانچہ مولانا فراہیؒ اور ان کے شاگرد رشید مولانا اصلاحیؒ سےلیاتھا۔(اگرچہ آپؒ نےمولانا فراہیؒ اور مولانا اصلاحیؒ کےتفردات سے بچتے ہوئے اس کا استعمال فرمایا ہے۔اور اس میں کہیں کہیں کمی بیشی بھی فرمائی ہے۔)اور اس

i۔ چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی۔
ii۔ ایم فل سکالر،شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی۔

خوبی سے نظم قرآن کے اس تصور کو اپنے منہج تفسیر میں استعمال فرمایا ہے کہ جہاں اس سے حکمت و معرفت قرآنی کے نئے نئے موتی سامنے آتے ہیں وہیں یہ آپؒ کی تفسیر کا جزو لا ینفک نظر آتا ہے۔ذیل میں ہم نے آپؒ کے منہج تفسیر میں نظم قرآن کی اہمیت اور استعمالات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔و اللہ المعین والمستعان۔

نظم ومناسبہ کے لغوی معنی:

نظم:منظم کرنا،1 نظما ونظاما اللولوء-2 موتی پرونا،اورمناسبۃ کے معنیٰ:،ناسبہ مناسبۃ-3 مشابہ ہونا،مناسب ہونا،تعلق،تقریب-4

"الْمُنَاسِبَةُ فِي اللُّغَةِ الْمُشَاكَلَةُ وَالْمُقَارَبَةُ "-لغت میں مناسبت سے مراد مشاکلت ومقاربت ہیں-5

''والمناسبة في اللغة: المقاربة، يقال فلان يناسب فلانًا أي يقرب منه ويشاكله''-لغوی طور پر مقاربت کسی شخص کی دوسرے سے مناسبت و مشاکلت رکھنے کو کہتے ہیں- 6

نظم و مناسبہ کے اصطلاحی معنی:

''وَأما فِي الِاصْطِلَاح؛علمٌ يبْحَث فِي الْمعَانِي الرابطة بَين الْآيَات بَعْضهَا بِبَعْض، وَبَين السُّور بَعْضهَا بِبَعْض، حَتَّى تُعرف عللُ تَرْتِيب أَجزَاء الْقُرْآن الْكَرِيم ."7

اصطلاحا اس علم سے مراد یہ ہے کہ ایسا علم جس میں آیات کے باہمی ربط وتعلق اور سورتوں کے مابین ربط وتعلق کی بحث کی جائے یہاں تک کہ قرآن کریم کے اجزاء کی ترتیب کی وجوہات سمجھ آجائیں۔

والمراد بالمناسبة هنا: وجه الارتباط بين الجملة والجملة في الآية الواحدة أو بين الآية والآية في الآيات المتعددة، أوبين السورة والسورة.8

مناسبت سے مراد ایک آیت میں جملوں کا ربط یا آیات کا آیات سے ربط یا سورتوں کا سورتوں سے ربط و تعلق واضح کرنا ہے۔

علم مناسبت کا موضوع اور ضرورت واہمیت :

اس علم کا موضوع قرآن کریم اور اسکی سورتیں اور آیات ہیں-یعنی قرآن کریم کی سورتوں کا باہم متصل و مربوط ہونا ایک سورت کا اپنی ما قبل اور مابعد سورت سے ربط و اتصال واضح کرنا اور آیات کے ما بین ارتباط کو ظاہر کرنا کہ جس سے کلام الٰہی ایک وحدت کلی کے طور پر سامنے آجائے-علامہ حمید الدین فراہیؒ رقمطراز ہیں:

"فمرادنا با لنظام ان تکون السورۃ کاملا واحدا،ثم تکون ذات مناسبۃ بالسورۃ السابقہ واللاحقۃ،او بالتی قبلھا او بعدھا علی بعد ما،کما قدمنا فی نظم الایات بعضھا مع بعض،فکما ان ان الایات ربما تکون معترضۃ،فکذٰلک ربما تکون السورۃ معترضۃ ،علیٰ ھذا الاصل تری القرآن کلہ کلاما واحدا،ذامناسبۃ وترتیب فی اجزائہ من اول الیٰ الا خر-9

ہماری نظم سے مراد سورۃ کے اجزاء کی ایسی مناسبت ہے جس سے پوری سورۃ ایک وحدت میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے،پھرسورۃ کی مناسبت سابق اور ملحق سورتوں اور پہلی اور بعد میں آنے سورتوں سے واضح ہو جاتی ہے،یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے بعض آیات جملہ معترضہ کے طور پر کلام میں آجاتی ہیں ایسے ہی بعض سورتیں بھی آتی ہوں،البتہ نظم واضح ہوجانے کے بعد اول سے آخر تک پورا قرآن مناسبت و ترتیب رکھنے والا وحدت سے متصف کلام نظر آئے گا۔

عادل بن محمد أبو العلاء اپنی تحریر" مصابيح الدرر في تناسب آيات القرآن الكريم والسور" میں لکھتے ہیں کہ:

" فإننا ندرك أَن مَوْضُوع علم الْمُنَاسبَة هُوَ آيات الْقُرْآن الْكَرِيم وسوره، من حَيْثُ بَيَان اتصالها وتلاحمها، بِمَا يظْهر أَجزَاء الْكَلَام مُتَّصِلَة، آخِذا بَعْضهَا بأعناق بعض، مِمَّا يقوى بإدراكه إِدْرَاك الارتباط الْعَام بَين أَجزَاء الْكتاب الْكَرِيم، وَيصير حَال التَّأْلِيف الإلهي كَحال الْبناء الْمُحكم المتناسق الْأَجْزَاء."10

اس علم کی ضرورت و اہمیت اس وجہ سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ مصحف کی موجودہ ترتیب نزولی نہیں بلکہ توقیفی ہے اس لیے آیات و سورتوں میں نظم و ربط سمجھنا ضروری ہو جا تا ہے۔اور اس سے اعجاز قرآن میں بلاغت،بیان اور انتظام کلام کے ساتھ ساتھ اسالیب قرآن کے پہلوؤں کا سمجھنا آسان تر ہو جاتا ہے۔

ولمعرفة المناسبة فائدتها في إدراك اتساق المعاني، وإعجاز القرآن البلاغي، وإحكام بيانه، وانتظام كلامه، وروعة أسلوبه {كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيم خبير۔11

قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے درمیان ربط و مناسبت کبھی واضح اور نمایاں ہوتا ہےاور کبھی چھپا ہوا ہوتا ہےاور کبھی انتہائی پوشیدہ ہوتا ہے کہ دقت نظر اور مسلسل غور و فکر کرنے سے معلوم کرنا پڑتا ہے۔اسی طرح سورتیں اپنے مضمون ،اسلوب اور مزاج کے اعتبار سے جوڑے کی صورت میں بھی ہوتی ہیں اور کبھی کوئی سورت منفرد بھی ہوتی ہے۔آیات میں ایک آیت دوسری آیت کے اجمال کی تفصیل یا بیان اور حصر اور استثناء کے لئے آتی ہے ،یا پھر مثال ،تشبیہ،تکرار،مضادہ،استظراد اور حسن التخلص کے لئے ہوتی ہیں۔آیت میں جملوں کے باہمی ربط،آیات کے باہمی ربط،ما قبل و ما بعد کی آیات سے ربط وتعلق ان سب امور کو مد نظر رکھ کر نظم و مناسبت اور حسن کلام کو واضح کیا جاتا ہے۔12

علامہ فراہیؒ اس بارے میں رقمطراز ہیں :

"قرآن مجید میں ایک ہی چیز کبھی عمود کی حثیت سے آتی ہے،کبھی ضمنی مضمون کی حیثیت سے،کبھی وہی چیز اجمال کے ساتھ آتی ہے،کبھی تفصیل کے ساتھ،کبھی ایک چیز موخر ہوتی ہے کبھی مقدم،کبھی تنہا ہوتی ہے کبھی اپنے مقابل کے ساتھ،کبھی کسی چیز کےساتھ اس کا جوڑ ہوتا ہےکبھی کسی چیز کے ساتھ،بالکل یکساں مضمون مختلف سورتوں میں مختلف ترتیبوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ظاہر ہے کے جب ایک ہی شئے اپنے مختلف پہلوؤں سے تمہارے سامنے جلوہ گر ہو گی تو اس کو ٹھیک ٹھیک سمجھ لینے اور پوری طرح پہچان لینے میں تمھیں دقت نہیں ہوگی۔اگر ایک ادا سے نگاہ چوک گئی،دوسرا جلوہ سامنے آجائے گا۔قرآن مجید کی اسی صفت کو ان لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔" انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ "13

محترم ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنے منہج تفسیر میں جس لحاظ سے نظم قرآن کی ترتیب قائم فرمائی ہے وہ کچھ یوں ہے۔

*سورتوں کے گروپس:

1۔ معنوی اعتبار سے مکی مدنی سورتوں کے سات گروپس۔
2۔ہر گروپ کا مرکزی مضمون اور مرکزی مضمون کا ربط و تدریج۔
3۔گروپ میں شامل سورتوں کا اپنے گروپ کے مرکزی مضمون سے ربط و تعلق۔

* سورتوں کی نسبت زوجیت (الربط بین السور)میں جن امور کو مد نظر رکھا گیا ہے:

1-سورتوں کے فواتح و خواتیم سور میں ربط و تعلق۔
2 - حروف مقطعات کے ساتھ آغاز کرنے والی سورتیں اور بغیر حروف مقطعات کے ساتھ آغاز کرنے والی سورتیں اور ان میں معنوی ربط۔
3-سورت کے نام کی اپنے مضمون سے مناسبت۔
4-سورتوں کےمضامین کی باہمی مناسبت اور تدریجی تکمیل۔
5-آیات کی تعداد،سورت کے حجم اور تقسیم آیات میں مناسبت۔
6- اسالیب سور میں یکسانیت کے پہلو۔
7-سورت کا صوتی آہنگ۔
8- گروپ کے مضمون کے ساتھ سورت کے مضمون کا ربط۔
9-دو سورتوں میں دو مختلف پہلوؤں سے مضمون کی تکمیل کا انداز۔

***سورتوں کے داخلی نظم میں پیش نظر امور:**

1-سورت کا عمود یا مرکزی مضمون ۔
2-آیات کا عمود سے ربط و تعلق اور معرفت کے نئے پہلو۔
3-آیات کا باہمی ربط و تعلق۔
4-سورت کاحجم و ترتیب و تقسیم آیات۔
5- سورت کی اپنے نام سے مناسبت ۔
6- آیات کا صوتی آہنگ اور ردھم۔
7-اسلوب سورت اور اس کا مضمون سے ربط۔

ذیل میں ہم کچھ مختصر مثالیں درج کریں گے تاکہ ڈاکٹر صاحبؒ کے منہج تفسیر میں نظم قرآن کے استعمالات واضح ہو سکیں۔

سورتوں کے گروپس :

تلاوت کے لیے سات منزلوں کے علاوہ قرآن حکیم میں سورتوں کی ایک معنوی گروپنگ بھی ہے۔اس اعتبار سے بھی سورتو ں کے سات گروپ ہیں اور ہر گروپ میں مکی اور مدنی دونوں طرح کی سورتیں شامل ہیں۔ہر گروپ میں ایک یا ایک سے زیادہ مکی سورتیں اور اس کےبعد ایک یا ایک سے زائد مدنی سورتیں ہیں۔ایک گروپ کی مکی اور مدنی سورتوں میں وہی نسبت ہےجو ایک جوڑے کی دو سورتوں میں ہوتی ہے۔جیسے ایک مضمون کی تکمیل ایک جوڑے کی سورتوں میں ہوتی ہے یعنی ایک رخ ایک فرد میں اور دوسرارخ دوسرے فرد میں اسی طرح ہر گروپ کا مرکزی مضمون اور عمود ہےجس کا ایک رخ مکی سورتوں میں اور دوسرا رخ مدنی سورتوں میں آجاتا ہے۔[14]

ذیل میں ہم گروپوں کی تفصیل بیان کرتے ہیں ۔محترم ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں ۔

سب سے بڑا گروپ پہلا ہے جس میں مکی سورت صرف ایک ہے یعنی سورۃ الفاتحہ جبکہ مدنی سورتیں چار ہیں جو سوا چھ پاروں پر پھیلی ہوئی ہیں،یعنی سورۃالبقرہ،آل عمران،النساء اور المائدۃ۔

دوسرا گروپ اس اعتبار سے متوازن ہے کہ اس میں دو سورتیں مکی اور مدنی ہیں۔سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف مکی ہیں ،جبکہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ مدنی ہیں۔

تیسرے گروپ میں سورۃ یونس سے سورۃ المؤمنون تک چودہ مکی سورتیں ہیں۔یہ تقریبا سات پارےبن جاتے ہیں۔اس کے بعد ایک سورت ہے اور وہ سورۃ النورہے۔

اس کے بعد چوتھے گروپ میں سورۃ الفرقان سے سورۃ السجدۃ تک مکیات ہیں پھر ایک مدنی سورت الاحزاب ہے۔

پانچویں گروپ میں سورۃ سبا سےسورت الاحقاف تک مکیات ہیں پھر تین مدنی سورتیں سورت محمد سورۃ الفتح اور سورۃالحجرات ہیں۔

اس کے بعد چھٹے گروپ میں پھر سورۃ ق سے سورۃ الواقعۃ تک سات مکیات ہیں جن کے بعد پھر دس مدنیات ہیں سورۃ الحدید تا سورۃ التحریم۔

اسی طرح ساتویں گروپ میں بھی پہلے مکی سورتیں ہیں اور آخر میں دو مدنی سورتیں ہیں-اس طرح یہ سات گروپ بنتے ہیں-15

گروپس کے مضامین ،اور ان کا باہمی ربط و تعلق:

پہلا گروپ: (سورۃ الفاتحۃ ۔مکی)(سورۃالبقرۃ تا المائدۃ ۔4مدنیات)

اس گروپ کے مضامین و معنوی ربط و تعلق کی تفصیل ڈاکٹر صاحب کچھ یوں بیان کرتے ہیں :

"اس گروپ میں جو مکی سورت ہے وہ صرف سورۃ الفاتحہ ہے-یہ حجم کے اعتبار سے بہت چھوٹی لیکن اپنے مقام و مرتبہ اور فضیلت کے لحاظ سے بہت بڑی ہے-یہاں تک کہ اسے"القرآن العظیم "بھی کہا گیا ہے-گویا یہ اپنی جگہ پر خود ایک قرآن عظیم ہے----سورۃ الفاتحۃ منفرد ہے،اسکا کوئی جوڑا نہیں ہے،--- سورۃ الفاتحۃ کے بعد جو چار سورتیں ہیں یہ جوڑوں کی شکل میں ہیں-سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران ایک جوڑا ہے جبکہ سورۃ النسآء اور المائدۃ دوسرا جوڑا ہے-16

پہلے گروپ کے مضامین:

اس گروپ میں شامل واحد مکی سورت "سورۃ الفاتحہ" اپنے ا سلوب کےاعتبار سے دعائیہ اسلوب کی حامل ہے-جسمیں انسان گھٹنے ٹیک کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور ہدایت اور سیدھے راستے کی دعاء کرتا ہے-وہ راستہ جو منعم علیھم کا ہو، نہ کہ ان کا جن پر غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے-اسی دعاء کا جواب پورے قرآن مجید کی شکل میں عطاء فرمایا گیا ہے-17 البتہ پہلے گروپ کی مدنی سورتوں کےدو مضامین ہیں جو ان میں متوازی چلتے ہیں-1-پہلا مضمون شریعت اسلامی کا ہے،یعنی ان سورتوں میں شریعت کا بنیادی ڈھانچہ دے کر رفتہ رفتہ تکمیل کی طرف لے جایاگیاہے-ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ:

"تو بلیو پرنٹ جو ہے شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا وہ سورۃ البقرۃ میں ہے،پھر سورۃ النسآء میں اس کے اندر مزید اضافہ ہوتا ہے،اور سورۃ المائدۃ میں شریعت کے تکمیلی احکام آتے ہیں- 2- دوسرا مضمون جو ان سورتوں میں چلتا ہے وہ ہے اہل کتاب سے خطاب- سورۃ البقرۃ میں یہود اور اور سورۃ آل عمران میں نصاریٰ سے خطاب ہے-18

دوسرا گروپ:(الانعام ۔الاعراف۔مکیات)(الانفال۔التوبۃ۔مدنیات)

دوسرے گروپ کا مرکزی مضمون ایمان بالرسالت ہے-19 ڈاکٹر صاحب اس گروپ کے مضامین کا ربط یوں بیان فرماتے ہیں-

"اس گروپ کی چاروں سورتوں میں معنوی ربط یوں ہے کہ پہلی دو مکی سورتوں (الانعام اور الاعراف)میں مشرکین عرب پر رسول اللہﷺ کی مسلسل دعوت کے ذریعے اتمام حجت ہوا اوربعد کی دو مدنی سورتوں(الانفال اور التوبۃ)میں اس اتمام حجت کے جواب میں ان لوگوں پر عذاب کا تذکرہ ہے-موضوع کی اس مناسبت کی بناء پر یہ چاروں سورتیں دودو کے دو جوڑوں کے ساتھ ایک گروپ بناتی ہیں-20

تیسرا گروپ: (سورۃ یونس تا المومنون-14 مکیات)(النور-1مدنی)

اس گروپ کا مرکزی مضمون بھی ایمان بالرسالت ہے-ان سورتوں میں چودہ مکیات ہیں ۔جن میں اکثر بیشتر تین تین سورتوں کے ذیلی گروپ بھی بنتے ہیں-جن میں پہلی دو سورتیں جوڑے کی شکل میں ہوتی ہیں جبکہ تیسری سورت مضمون کے اعتبار سے منفرد

ہوتی ہے۔اس گروپ میں انباء الرسل کا خاص بیان ملتا ہے،جن میں قوموں کی رسولوں کے ساتھ رد وقدح،اوررسولوں کی طرف سے اتمام حجت اور عذاب الٰہی کا ذکر ہوا ہے۔اس کے علاوہ ،التذکیر بآلآء اور التذکیر با یام اللہ کا بیان ہے ۔اور سورۃ یوسف اپنے مزاج کے اعتبار منفرد ہے اور اس میں قصص النبین میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے۔21 جبکہ مدنی سورت النور میں معاشرتی احکامات،خصوصا ستر وحجاب اور استیئذان کابیان ہے مگر شروع سورہ میں ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں حدود زنا و قذف کا بیان ہوا ہے۔22

چوتھا گروپ: (سورہ فرقان تا سورہ السجدہ۔8مکیات)(الاحزاب۔1مدنی)

چوتھے گروپ کا مرکزی مضمون توحید ہے۔23 اس گروپ میں شامل مدنی سورت سورۃ الاحزاب ہے جو معنوی اعتبار سے سورہ النور کا جوڑا ہے،اس میں اسلام کے معاشرتی احکامات کا بیان ملتا ہے۔24

پانچواں گروپ: (سورہ سبا تا سورہ الاحقاف۔13مکیات)(سورہ محمدﷺ تاالحجرات۔3،مدنیات)

اس گروپ کا مرکزی مضمون بھی ایمان باللہ یعنی توحید ہے۔اور خصوصا توحید عملی کو مخلصین لہ الدین کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔خاص طور پر سورۃ الزمر اور سورۃ المومن میں یہ مضمون دو پہلوؤں سے بیان ہوتا ہے جن میں ایک پہلو توحید فی العبادۃ اوردوسرا پہلو توحید فی الدعاء کا ہے۔پھر یہ مضمون تدریجا فرد سے اجتماعیت کی طرف بڑھتا ہے۔25

ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں۔

"ان سورتوں میں"توحید عملی" کے تقاضوں کو ایک فرد سے تدریجا اجتماعیت کی طرف بڑھایا گیا ہے۔سب سے پہلےسورۃ الزمر میں توحید عملی کے ظاہری پہلو(عبادت) پر زور دیا گیا ہے۔یعنی اللہ کی عبادت کرو،اپنی اطاعت کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔پھر سورۃ المومن میں توحید عملی کے داخلی پہلو یعنی دعا کے بارے میں تاکید آئی ہے۔۔۔سورۃ الزمر میں (فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ) کے الفاظ کی تکرار ہےجبکہ سورہ المومن میں (فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ)کے الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں۔اس طرح ان دونون میں توحید عملی کو عبادت اور دعا کی صورت میں معاشرے کے پہلے درجےیعنی انفرادی سطح پر متعارف کرایا گیا ہےپھر سورہ حم السجدۃ میں دعوت توحید کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ دعوت و تبلیغ کی بھر پور تحریک کے ذریعےزیادہ سے زیادہ لوگوں کو توحید کا قائل کیا جائے اور ان کے دلوں میں توحید کا سبق جا گزیں کرایا جائے۔اور جب لوگوں کی ایک معقول تعداد عملی طور پر توحید پر کار بند ہو جائے تو پھر ان لوگوں کو منظم کر کے نظام توحید کے قیام کی جدوجہد کے لیے تیار کیا جائے۔اس ترتیب کے حوالے سے ہم دیکھیں گے کہ سورہ حم السجدۃ میں دعوت توحید کی بات ہو گی اور پھر سورہ الشوریٰ میں معاشرے کے اندر اجتماعی طور پر نظام توحید کے قیام (اقامت دین)کا حوالہ آئے گا۔"جبکہ اس گروپ کی مدنیات میں سورۃ محمدﷺ میں نبی اکرم ﷺ کے مرحلہ اقدام کے آغاز کا ذکر ہے اور سورۃ الفتح میں تکمیل کا۔جبکہ سورۃ الحجرات میں قائم ہونے والی اسلامی ریاست کا آئینی ڈھانچہ و اصول دیئے گئے ہیں۔26

چھٹا گروپ: (سورہ ق تا سورہ الواقعہ۔7 مکیات)(الحدید تا التحریم۔10مدنیات)

آخری دو گروپس کا مرکزی مضمون ایمان بالاخرۃ یعنی التذکیر بالموت وما بعدہ ہے۔مگر چھٹے گروپ میں شامل دس مدنیات سورۃ الحدید تا سورۃ التحریم امت مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں اہم ترین مقام ہیں۔محترم ڈاکٹر صاحبؒ ان سورتوں سے خصوصی شغف رکھتے تھے،آپؒ نے‘‘ منتخب نصاب ،،میں ان سورتوں کو شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

آپؒ رقمطراز ہیں۔"اس ضمنی گروپ میں دس مدنی سورتیں ہیں۔ان سورتوں کا حجم تقریبا سوا چار پارے ہے کے برابر ہے،لیکن تعداد کے اعتبار سے یہ پورے قرآن میں مدنی

سورتون کا سب سے بڑا گلدستہ ہے----ان مدنی سورتوں کی دوسری خصوصیت یہ کہ ان میں سے پانچ سورتونکا آغاز سَبَّحَ لِلَّهِ یا يُسَبِّحُ لِلَّهِسے ہوتا ہے۔یعنی ان کے آغاز میں اللہ کی تسبیح کا ذکر فعل ماضی میں بھی ہے اورفعل مضارع میں بھی--گویا پورے زمانے کا کلی طور پر احاطہ ہو گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے اندر جو چیز بھی ہے اس نے ہمیشہ اللہ کی تسبیح بیان کی ہے،ہر چیز اب بھی اس کی تسبیح بیان کر رہی ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ اس کی تسبیح کرتی رہے گی-- ان مدنی سورتون کے بارے میں تیسری اہم بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ یہ سب سورتیں(سوائے سورۃ التغابن کے)آنحضورﷺ کے مدنی دور کے نصف آخر میں یعنی سن پانچ ہجری کے بعد نازل ہوئیں۔یہ وہ دور تھا جب مسلمانوں کی صفوں میں جوش جہاد ،ذوق شہادت،جذبہ انفاق وغیرہ کے حوالے سے بحثیت مجموعی ضعف و اضمحلال کے آثار نمایا ں ہورہے تھے --بہر حال واقعہ یہ ہے کہ ان دس سورتوں میں پورے قرآن کے مضامین کا عطر کشید کر کے رکھ دیا گیا ہے-27

ساتواں گروپ: (سورۃ الملک تا اخلاص-46 مکیات)(معوذتین-2 مدنیات)

اس گروپ کا مرکزی مضمون ایمان بالاخرۃ ہے۔اور اس گروپ میں اکثر و بیشتر سورتیں وہ ہیں جو ابتدائی مکیات میں سے ہیں۔جن میں آخرت کے حوالے سے جھنجھوڑنے کا انداز نمایاں ہے-28

سورتوں میں نسبت زوجیت:

بیان القرآن میں محترم ڈاکٹر صا حب نے جہاں ہر گروپ کے مضمون ،اسکے عمود،اور سورتوں کے باہمی ربط کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے ،وہیں ہر سورہ کے آغاز میں ہی دوسری سورت کے ساتھ اسکی نسبت زوجیت کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے اور آپؒ دوران تفسیر بھی جا بجا اس نسبت کا حوالہ دیتے ہیں۔

نسبت زوجیت سے مراد:

" دو جنسوں یا دو چیزوں کے مابین نسبت زوجیت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بعض پہلووں سے ان میں باہم مشابہت ہونے کے علاوہ دونوں ایک دوسرے کے لیے تکمیلی خصوصیت کی حامل ہیں ،یعنی دونوں مل کر کسی خاص مقصد کی تکمیل کرتی ہیں۔" 29

سورتوں کی باہمی نسبت سے متعلق آپ رقمطراز ہیں۔

"قرآن حکیم کی سورتوں کے جوڑے ہونے کا معاملہ قرآن مجید میں بعض جگہوں پر تو بہت ہی نمایا ں ہے۔"المعوذتین ،،آخری دو سورتیں ہیں جو تعوذ پر مشتمل ہیں:(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ):اور :(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔اسی طرح " الزاهراوين"دو نہایت تابناک سورتیں،،سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمرآن ہیں۔حضورﷺ نے ان دونوں کو بھی ایک نا م دیا اسی طرح سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر اور سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الم نشرح میں معنوی ربط ہے۔سورۃ التحریم اور سورۃ الطلاق میں تو یہ ربط بہت ہی نمایاں ہے۔دونوں سورتوں کا آغاز با لکل ایک جیسا ہے:(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاء) اور (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ)۔مضمون کے اندر بھی بڑی گہری مناسبت ہے۔

اس کے بعد سورۃ الصف اور سورۃ الجمعۃ کا جوڑا ہے۔سورۃ الصف سَبَّحَ لِلَّهِ سے اور سورۃ الجمعہ يُسَبِّحُ لِلَّهِ کے الفاظ سے شروع ہورہی ہے۔سورۃ الصف کی مرکزی آیت جو رسول اللہﷺ کے مقصد بعثت کو معین کر رہی ہے(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ)ہے۔جبکہ سورۃ الجمعہ کی مرکزی آیت جو حضورﷺ کے انقلاب کا اساسی منہاج معین کر رہی ہے-(هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ)ہے۔بہر حال سورتوں کا جوڑا ہونا،سورتوں کا گروپ کی شکل میں ہونا،ان گروپس

کااپنا ایک عمود اور ایک مرکزی مضمون ہونا،پھر اسکے دو رخ بن جانا جو اسکی مکیات اور مدنیات میں آتے ہیں،قرآن مجید کے علم و حکمت کے خزانے کے وہ دروازے ہیں جو اب کھلے ہیں۔" 30

ذیل میں ہم بیان القرآن سے سورتوں کے جوڑے ہونے کی نسبت کو مختلف مقامات سےبطور مثالوں کےدرج کرتے ہیں تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ آں محترمؒ نےاپنے منہج تفسیر میں کیسے نظم قرآن کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔

سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران میں نسبت زوجیت:

سورۃ البقرۃ کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ"سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران کا یہ جو جوڑا ہے،ان دونوں کو رسول اللہﷺنے "الزاھراوین" کا نام عطاء فرمایا ہے------یعنی دو انتہائی تابناک اور روشن سورتیں ہیں۔اسکی سب سے نمایاں علامات یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ اور آل عمران دونوں کا آغاز حروف مقطعات "الم"سے ہوتا ہے۔31

آغاز و اختتام میں مشابہت :

سورۃ البقرۃ اور آل عمران میں مشابہت کے نمایاں پہلو یہ ہیں کہ دونوں حروف مقطعات "الم"سے شروع ہوتی ہیں۔دونوں کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے،اگرچہ سورہ آل عمران میں اس کے ساتھ ہی تورات اور انجیل کا بیان بھی ہے۔پھر یہ کہ دونوں کے اختتام پر بڑی عظیم آیات آئی ہیں۔سورہ البقرہ کے اختتام پرو ارد آیات ہم پڑھ چکے ہیں۔اسکی آخری آیت کو قرآن حکیم کی عظیم ترین دعاو ں میں سے شمار کیا جا سکتا ہے(رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ----)سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں بھی ایک نہایت جامع دعاء آئی ہے جو تین،چار آیتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔32

درمیانی مضامین میں مشابہت کے پہلو:

پھر جیسے میں نے آپ کو بتایا ،سورہ البقرہ بھی سورۃ الامتین ہے،دو امتوں سے خطاب اور گفتگو کر رہی ہے،اور یہی معاملہ سورہ آل عمران کا بھی ہے۔فرق یہ ہے کہ سورہ البقرہ میں زیادہ گفتگو یہود اور سورہ آل عمران میں نصاریٰ کے بارے میں۔تو گویا اس طرح اہل کتاب سے گفتگو کی تکمیل ہورہی ہے۔اہل کتاب میں سے"یہود"اہم تر طبقہ تھا اور دینی اعتبار سے ان کی اہمیت زیادہ تھی،خواہ تعداد میں وہ کم تھے اور کم ہیں۔دوسرا طبقہ عیسائیوں کا ہے،جن کا تذکرہ سورہ البقرہ میں بہت کم آیا ہے،لیکن سورہ آل عمران میں زیادہ خطاب ان سے ہے۔33

تقسیم وترتیب میں مشابہت :

پھر جیسے سورہ البقرہ کے دو تقریبا مساوی حصے ہیں،پہلا نصف اٹھارہ رکوعاور 152 آیات پر مشتمل ہےاور نصف ثانی22 رکوع لیکن 134 آیات پر مشتمل ہے،وہی کیفیت سورہ آل عمران میں بتمام وکمال ملتی ہے۔سورہ ال عمرآن کے بھی دو حصےہیں،جو بہت مساوی ہیں۔اس کےکل 20 رکوع ہیں،10 رکوع نصف اول اور 10 رکوع ہی نصف ثانی میں۔پہلے دس رکوع میں 101 آیات اور دوسرے دس رکوعوں میں 99 آیات ہیں۔یعنی صرف ایک آیت کا فرق ہے۔پھر جیسے سورۃ البقرہ میں نصف اول کے تین حصے ہیں ویسے ہی یہاں بھی نصف اول کے تین حصے ہیں،لیکن یہاں تقسیم رکوعوں کے اعتبار سے نہیں بلکہ آیات کے اعتبار سے ہے----34

الفاظ وجملوں کی مشابہت :

ان دونوں سورتوں کے مابین نسبت زوجیت کے حوالے سے آپ دیکھیں گے کہ بعض مقامات پر تو الفاظ بھی وہی آرہے ہیں،وہی انداز ہے۔ جیسے سورۃ لبقرۃ کی آیت 136 میں فرمایا گیا:"(اے مسلمانو!)تم کہو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور لو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل کیا گیا---"بالکل

یہی مضمون سوٗرہ آل عمران کی آیت 84 میں آیا ہے۔حضرت ابراہیمؑ کا ذکر بھی دونوں سورتوں میں ملتا ہے۔یہود کے بارے میں (ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ --) والی آیت سوٗرہ آل عمران میں بھی ہے،ذرا ترتیب کا فرق ہے۔ 35

سورۃ النساء اورسورۃ المائدۃ کی نسبت زوجیت :

اس جوڑے کی نسبت محترم ڈاکٹر صاحبؒ لکھتے ہیں۔

افتتاح و اختتام میں یکسانیت:

ان دو جوڑوں میں ایک نمایاں فرق یہ نظر آئے گاکہ سابقہ دو سورتوں میں پہلے حروف مقطعات ہیں اور پھر دونوں میں قرآن مجید اور کتب سماویہ کی عظمت کا بیان ہے،جبکہ ان دو سورتوں میں اس طرح کی کوئی تمہیدی گفتگو نہیں ہے،بلکہ براہ راست خطاب ہو رہا ہے۔البتہ نسبت زوجیت کے اعتبار سے ان میں یہ فرق ہے کہ سورۃ نساء کے آغاز میں صیغہ خطاب يَا أَيُّهَا النَّاسُ (اے لوگو)ہے،یعنی خطاب عام ہے،اور سورۃ المائدہ کا آغاز ہوتا ہے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ کے صیغے سے،یعنی وہاں خطاب خاص طور پر انسانوں میں سے ان لوگوں سے ہے جو ایمان کے دعویدار ہیں۔ باقی جس طرح سورہ البقرہ ،سورہ آل عمران نصفین میں منقسم ہیں اس طرح کا معاملہ ان دونوں سورتوں کا نہیں ہے۔36

سورتوں کے اسالیب میں ہم اہنگی: سورۃ البقرۃ سےسورۃ النساء اور سورۃ المائدۃکے اسلوب کا موازنہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"اپنے اسلوب کے اعتبار سے یہ دونوں سورتیں سورۃ البقرۃ کے نصف ثانی کے مشابہ ہیں۔یعنی چند مضامین کی لڑیاں چل رہی ہیں ۔لیکن ایک رسی کی طرح آپس میں اس طرح بٹی ہوئی اور گتھی ہوئی ہیں کہ وہ لڑیاں مسلسل نہیں بلکہ کٹواں نظر آتی ہیں۔۔۔سورہ البقرۃ کے نصف ثانی کے مضامین کے بارے میں میں نے بتایا تھاکہ یہ گویا چار لڑیاں ہیں،جن میں دو کا تعلق شریعت سے ہے اور دو کا جہاد فی سبیل اللہ سے۔شریعت کی دو لڑیوں میں سے ایک عبادات کی اور دوسری معاملات کی ہے،جبکہ جہاد فی سبیل اللہ کی لڑیوں میں سے ایک جہاد باالمال یعنی انفاق فی سبیل اللہ اور دوسری جہاد باالنفس کی آخری شکل یعنی قتال فی سبیل اللہ ہے۔

یہاں سورۃ النساء میں بھی آپ دیکھیں گے کہ تین لڑیاں اسی طرح آپس میں گتھی ہوئی ہیں اور ان کے رنگ کٹواں نطر آتے ہیں،لیکن اگر آپ ان سب کو علیحدہ علیحدہ کر لیں تو ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک الگ مضمون بن جائے گا۔"37

آگے چل کے فرماتے ہیں کہ سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ میں نسبت زوجیت کیسے باعث تکمیل مضمون ہے۔

تکمیل مضامین کا دوسرا انداز:

"سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ کےمابین ایک فرق نوٹ کر لیجیے۔انسانی تمدن میں سب سے بنیادی چیز معاشرہ ہے،اور معاشرے میں بنیادی اہمیت عورت و مرد کے تعلق کو حاصل ہے۔دوسرے یہ کہ معاشرے میں کچھ کمزور طبقات ہوتے ہیں ،جن کے حقوق کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔یہ مضمون آپ کو سورۃ النساء میں ملے گا۔۔۔۔۔۔تو اس طریقے سے تمدن کی بنیادی منزل پر گفتگو ہو رہی ہےسورۃالمائدہ میں تمدن کی بلند ترین منزل ریاست زیر بحث آئے گی اور اعلیٰ سطح پر عدالتی نظام کے لیے ہدایات دی جائیں گی کہ چوری،ڈاکہ وغیرہ کا سدباب کیسے کیا جائےگا۔اس ضمن میں حدود و تعزیرات بھی بیان کی جائیں گی۔"38

سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ کہف کا جوڑا :

سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف دونوں مل کر ایک حسین و جمیل جوڑا بناتی ہیں۔قرآن عظیم کے وسط میں یہ دو سورتیں حکمت قرآنی دو عظیم خزانے ہیں۔ان دونوں کے درمیان کئی حوالوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور کئی پہلووں سے ان کی آپس میں نسبت زوجیت بھی ظاہر ہوتی ہے------اس سلسلے میں اہم نکات درج ذیل ہیں۔

(1)سورہ بنی اسرایئل کا آغاز اللہ کی تسبیح (سُبْحَانَ الَّذِي ---) سے ہوتا ہے،جبکہ سورۃ الکہف بھی اللہ کی تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ---) سے شروع ہوتی ہے۔ان دونوں کلمات کا تعلق اس حدیث سے واضح ہوتا ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا :(التسبیح نصف المیزان والحمدللہ یملوءہ)"تسبیح نصف میزان ہے اورالحمدللہ اسے بھر دیتا ہے"یعنی سبحان اللہ کہنے سے معرفت خداوندی کی میزان آدھی ہو جاتی ہے اور الحمدللہ کہنے سے یہ میزان مکمل طور پر بھر جاتی ہے۔گویا یہ دونوں کلمات مل کرکسی انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ معرفت کے اثاثے کی تکمیل کرتے ہیں۔

(2)سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں مذکور ہے کہ "اللہ اپنے بندے کو لے گیا"جبکہ سورۃ الکہف کی پہلی آیت میں فرمایا کہ"اللہ نے اپنے بندے پر کتاب اتاری"گویا دونوں مقامات کی باہم متلازم (Reciprocal)نسبت ہے۔

(3) دونوں سورتوں کی ابتدائی آیات میں نبی اکرم ﷺکےلیے رسول کے بجائے عبد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(4)سورہ بنی اسرائیل کی آخری دو آیات کا آغاز لفظ "قل"سے ہوتا ہے اور اسی طرح سورت الکہف کی آخری دو آیاتبھی لفظ"قل"سے شروع ہوتی ہیں۔نیز ان دونوں مقامات کی دو دو آیات کے مضامین میں باہم متلازم(Reciprocal)نسبت ہے۔

(5) یہ دونوں سورتیں ریل کےڈبوں کی طرح آپس میں جڑی ہوئیinter locked ہیں ۔وہ اسطرح کہ سورہ بنی اسرایئل کی آخری آیت ایک حکم پر ختم ہو رہی ہے:(وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ---)"اور کہیے کہ کل حمد اور تعریف اس اللہ کے لیے ہے---"جبکہ سورۃ الکہف کی پہلی آیت کے مضمون سےیوں لگتا ہے جیسے یہ اس حکم کی تعمیل میں نازل ہوئی ہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ---**39**

6۔دونوں سورتوں کے بارہ بارہ رکوع ہیں اور آیات کی تعداد بھی تقریبا برابر ہے۔

7۔دونون عین وسط میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ بیان ہوا ہے اور اس ضمن میں اس حد تک مشابہت ہے کہ نا صرف دونوں سورتوں کے ساتویں رکوع کا آغاز اس واقعہ سے ہوتا ہے بلکہ دونوں جگہوں پر واقعہ کی ابتداء بھی ایک آیت سے ہو رہی ہے-**40**

سورۃ الصف اور سورۃ الجمعۃ کا جوڑا:

سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ کا آپس میں جوڑے کا تعلق ہے۔

آغاز میں ربط و تعلق :

ان دونوں سورتوں کے آغاز میں تسبیح کے صیغے ان کی نسبت زوجیت کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔سورۃ الصف کی پہلی آیت میں تسبیح کے ذکر کے لیے ماضی کا صیغہ(سَبَّحَ لِلَّهِ ---) آیا ہے"جبکہ سورۃ الجمعہ کے آغاز میں مضارع کا صیغہ (يُسَبِّحُ لِلَّهِ ---)اور فعل مضارع میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کا مفہوم پایا جا تا ہے۔اس طرح ان سوتون کے آغاز کلکی آیات میں تینوں زمانے (ماضی،حال اور مستقبل) اکھٹے ہونے سے تسبیح کی دائمی اور ابدی ہونے کا مفہوم پیدا ہو گیا ہے"کہ کائنات کی ہر شئے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے،یہ تسبیح ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ، ہر دم ہو رہی ہے اور ہمشہ ہوتی رہے گی---**41**

مضامین میں ربط وتکمیلی شان:

یہ دونوں سورتیں نبیﷺ کی بعثت کے دو پہلوؤں سے بحث کرتی ہیں-ان دونوں سورتوں کے مضامین کی تقسیم اس طرح ہے کہ سورۃالصف میں انقلاب کے تکمیلی منہاج (مرحلہ تصادم)،جبکہ سورۃ الجمعہ میں اساسی منہاج (مرحلہ تیاری) کا ذکر ہےسورۃ الصف کا مرکزی مضمون نبی اکرمﷺ کا مقصد بعثت ہے،جبکہ سورۃ الجمعہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس مقصد بعثت کے حصول اور اس عظیم مشن کی تکمیل کے لیے آپﷺ کا بنیادی طریقہ کار کون سا تھا-42

***نوٹ :**سورتوں میں نسبت زوجیت کے لیے ضروری نہیں کہ سورتیں مصحف میں ایک ساتھ ہوں یا ایک ہی گروپ میں شامل ہوں کیونکہ نسبت زوجیت کا دارومدار مضمون کی ہم آہنگی پر ہوتا ہےذیل میں ہم ایک ایسی ہی مثال درج کرتے ہیں-

سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب کی نسبت زوجیت:

سورۃ النور مکی مدنی سورتوں کے تیسرے گروپ کی واحد مدنی سورت ہےجس کا جوڑا چوتھے گروپ کی واحد مدنی سورت ،سورۃ الاحزاب ہےدونوں سورتوں میں مندرجہ ذیل اعتبارات سے مطابقت پائی جاتی ہے-

(1)زمانہ نزول متصل ہےسورۃ احزاب سن 5ھ میں غزوہ الاحزاب کے بعد نازل ہوئی،جبکہ سورۃ النور سن 6ھ میں غزوہ بنی مصطلق کے بعد نازل ہوئی-

(2)دونوں سورتوں میں رکوعوں کی تعداد 9 ہے-

(3)دونوں سورتوں کا موضوع ایک ہے یعنی "اسلام کے معاشرتی احکامات،خصوصا ستر وحجاب کے احکامات "اس حوالے سے سورۃ النور میں گھر کے اندر کے پردے کا ذکر ہے جبکہ سورۃ الاحزاب میں گھر کے باہر کے پردے کا ذکر ہے-

(4) دونوں سورتوں میں منافقین کی طرف سے اٹھائے گئے جنسی بہتانوں کا ذکر ہےسورۃ النور میں حضرت عائشہ کے خلاف اور سورہ احزاب میں نبی اکرمﷺ کے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی کرنے کے خلاف-

(5)دونوں سورتوں میں منافقین کے کردار کو واضح کیا گیا ہےاور شدید مذمت کی گئی ہے،دوسری طرف مومنین کی مدح و ستائش کی گئی ہے-

(6)دونوں سورتوں سورتوں کا پانچواں رکوع چھ آیات پر مشتمل ہےاور انتہائی اہم ہے اس مو جود آیت نمبر 35 (دونوں سورتوں میں) ایمان حقیقی کے موضوع پر انتہائی اہم آیت ہے-43

سورتوں کا داخلی نظم:

محترم ڈاکٹر صاحبؒ اپنے منہج تفسیر میں نظم قرآن کے حوالے سے سورتوں کے داخلی نظم کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں-یعنی (1)قرآن حکیم کی ہر سورت کا ایک خاص مرکزی مضمون ہوتا ہے جو اس سورت کا عمود کہلاتاہے-(2) سورت کی ہر آیت عمود سے تعلق رکھتی ہے-(3)ہر آیت اپنی جگہ اللہ کے علم و حکمت کا ایک خزانہ ہے لیکن جب اسے ایک سلسلہ کلام کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے اور اس کا ربط مرکزی مضمون سے قائم کیا جاتا ہے تو حکمت ومعرفت کے نئے پہلو اجاگر ہوتے ہیں-ذیل میں کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں-

سورۃ البقرۃ کا داخلی نظم:

(1) سورۃ البقرۃ پہلی مدنی سورت ہے -(2)اس سورت کا جوڑا سورۃ آل عمران ہےاور ان دونوں سورتوں کو نبی اکرمﷺ نے" الزامراوین" کا نام دیا ہے-(3) سورۃ البقرۃ جس گروپ میں شامل ہے اس کا مرکزی مضمون "احکام شریعت" ہے-(4) سورۃ البقرۃ "سورۃ الا متین" یعنی دو امتوں والی سورت کہلاتی ہے-اس کے نصف اول میں اصل روئے سخن امت سابق یہود کی طرف ہے،جو اس وقت اللہ کے نمائندے تھے اور زمین پر وہی امت مسلمہ کی حثیت رکھتے تھے-لیکن انہوں نے اپنی بد اعمالی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس مقام کا نا اہل

ثابت کیا،لہٰذا وہ معزول کیے گئے اور ایک نئی امت امت محمدیہﷺ اس مقام پر فائز کی گئی۔چنانچہ نصف ثانی میں خطاب امت محمدیہﷺ سے ہے اور اس امت کی تاج پوشی کرنے کے ساتھ ساتھ اسے نئی شریعت عطاء کی جا رہی ہے۔

(5) اس کا ربط اپنے گروپ کے مرکزی مضمون سے یہ ہے کہ سورة البقرة میں احکام شریعت کی ابتداء ہے (جسے ڈاکٹر صاحبؒ جدید اصطلاح میں شریعت محمدیﷺ کا بلیو پرنٹ بھی کہتے ہیں)پھر سورہ النساء میں اس میں مزید اضافہ ہوتا ہے اور سورة المائدة میں شریعت کے تکمیلی احکامات آتے ہیں یعنی سورة المائدة تکمیل شریعت کی سورہ ہے۔(6) مضامین کی تقسیم کچھ یوں ہے کہ

*نصف اول کے اٹھارہ (18) رکوع ہیں ،ان کی تقسیم عمودی(vertical)ہے۔

*اور ان اٹھارہ(18) رکوعوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے(1)پہلے چار رکوع تمہیدی ہیں۔(2)پھر دس رکوع میں بنی اسرائیل سے خطاب ہے۔(3) پھر چار رکوع تحویلی(یعنی تحویل قبلہ سے متعلق)ہیں۔44

*نصف آخر کے بائیس(22) رکوع ہیں۔ان کی تقسیم افقی(horizontal)ہے۔

اس حصےمیں چار مضامین تانے بانے کی طرح بنے ہوئے ہیں۔(1)عبادات(2)احکام شریعت یعنی حلال و حرام (خاص طور پر عائلی قوانین) (3)انفاق فی سبیل اللہ اور(4)قتال فی سبیل اللہ۔45

ان مضامین کو ایک خوبصورت مثال کے ذریعے بیان کرتے ہوئےڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ"اب ان چاروں مضامین یا چار لڑیوں کو ایک مثال سے سمجھیے۔فرض کیجیے ایک سرخ لڑی ہے،ایک پیلی ہے،ایک نیلی ہےاور ایک سبز ہے،اور ان چاروں لڑیوں کو ایک رسی کی صورت میں بٹ دیا گیا ہے۔آپ اس رسی کو دیکھیں گے تو چاروں رنگ کٹے پھٹے نظر آئیں گے۔پہلےسرخ ،پھر پیلا ،پھر نیلااور پھر سبز نظر آئے گا۔لیکن اگر رسی کے بل کھول دیں تو ہر لڑی مسلسل نظر آئے گی۔'46

سورة الصف کا داخلی نظم:

(1) سورة الصف مدنی سورت ہے اور اپنی زمانہ نزول کے اعتبار سے یہ مدنی دور کے نصف آخر میں نازل ہوئی ہے۔

(2)سورة الصف کا جوڑا سورة الجمعۃ ہے۔سورة الصف میں سیرت النبیﷺ کا ایک رخ بیان ہوا ہے یعنی نبی اکرمﷺ کا مقصد بعثت۔غلبہ دین حق۔جبکہ سورة الجمعۃ میں سیرت النبیﷺ کا دوسرا رخ بیان ہوا یعنی غلبہ دین کے لیے نبی اکرمﷺ کا اساسی طریقہ کار۔

(3) یہ چھٹے گروپ کی دس مدنیات میں شامل ہے۔ان دس مدنیات میں خطاب مسلمانوں سے ہے اور کفار کا ذکر ضمنی طور پر ہے جبکہ اہل کتاب کا ذکر بطور عبرت ہے۔

(4)چھٹے گروپ کا مرکزی مضمون ایمان بالاخرة ہے۔

(5)سورة الصف کا عمود آیت نمبر 09 ہے جس میں نبی اکرمﷺ کا مقصد بعثت بیان ہوا ہے۔یعنی یہ اس سورت کا مرکزی مضمون ہے۔

(6) مضامین کے اعتبار سے سورة الصف کی آیات کا تجزیہ اس طرح ہے:

آیت 09 نبی اکرمﷺ کا مقصد بعثت۔غلبہ دین حق۔

آیات 1تا4 غلبہ دین حق کے لئے جہاد کی دعوت ۔ترہیب کے انداز میں۔

آیات5 تا 8 تاریخ بنی اسرائیل کے تین ادوار۔غلبہ دین حق کے لئے جہاد سے اعراض کا بیان بطور عبرت۔

آیات 10 تا13 غلبہ دین حق کے لئے جہاد کی دعوت۔ترغیب کے انداز میں۔

آیت 14غلبہ دین حق کے لئے جہاد کرنے والوں کے لئے عظیم سعادت ،اللہ کے مدد گار ہونے کا اعزاز۔

(7)اپنے گروپ کے مرکزی مضمون سے ربط یہ ہے کہ اس سورہ میں آخرت کی کامیابی کو "اللہ اور اسکے رسولﷺ پر ایمان لانے اور جہاد کرنے سے مشروط قرار دیا گیا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ---47

سورۃ التغابن کا داخلی نظم :

(1)سورۃ التغابن نظم قرآن کے لحاظ سے ایک شاہکار سورت ہے۔(2)اسکا جوڑا سورۃمنافقون ہے۔(3)اسکا مرکزی مضمون "ایمان حقیقی اور اس کے ثمرات "ہے۔آیات کے تجزیہ سے نظم قرآن کا اسلب نمایاں ہوتاہے۔(4)آیات کی تقسیم کچھ یوں ہے۔

رکوع اول:(10 آیات) کی ذیلی تقسیم: 7 آیات۔۔وضاحت ایمان پھر 3 آیات دعوت ایمان

رکوع دوم:(8) آیات) کی ذیلی تقسیم:5 آیات ایمان کے ثمرات و تقاضے پھر 3 آیات ایمان کے تقاضے ادا کرنے کی دعوت-48

نتائج بحث:

مندرجہ بالا توضیحات سے یہ بات سامنے آتی ہےکہ محترم ڈاکٹر صاحبؒ کے منہج تفسیر میں نظم قرآن کی اہمیت بنیادی نوعیت کی ہے۔آپؒ نظم قرآن کے تحت ترتیب وتقسیم آیات و سور میں،سورتوں کے گروپس اور ان گروپوں کے مرکزی مضامین کا ذکر فرماتے ہیں۔گروپ میں شامل سورتوں کا گروپ کے مرکزی مضمون سےربط و تعلق واضح فرماتے ہیں۔پھر سورتونمیں نسبت زوجیت کےمختلف پہلو اجاگر فرماتے ہیں۔آغازواختتام میں یکسانیت،درمیانی مضامین میں مشابہت،اسلوب سوّر میں یکسانیت و مشابہت،ترتیب و تقسیم آیات میں باہمی مشابہت و مقاربت،اور الفاظ و جملوں کی مشاکلت ومشابہت واضح فرماتے ہیں۔

اس کے بعدسورت کا داخلی نظم آپؒ کے منہج تفسیر میں اہمیت کا حامل ہےسورت کا مرکزی مضمون یا عمود ذکر کرنے کے بعد آیات کا عمود کےساتھ ربط اور آیات کا باہمی ربط بیان فرماتے ہیں۔ پھر مضامین کے اعتبار سے آیات کی تقسیم و ترتیب واضح فرماتے ہیں۔ اور نظم قرآن کےحوالے سے معرفت وحکمت کے نئے خزانوں کاذکر فرماتے ہیں۔

گویا آپؒ کے دروس قرآن ہوں یا آپؒ کی تفسیر بیان القرآن دونوں میں نظم قرآن کا پہلو ایسا نمایاں اور واضح ہے کہ سورہ سے قبل اس کے دوران اوراختتام سورہ پر جگہ جگہ یہی انداز نظرآتا ہے۔

حوالہ جات:

1۔کیرانوی'قاسمی'وحید الزماں' القاموس الجدید:897'ادارہ اسلامیات'1410ھ

2۔لوئیس معلوف 'المنجد:904'مکتبہ قدوسیہ لاہور'2002

3۔لوئیس معلوف 'المنجد: 888'مکتبہ قدوسیہ لاہور'2002

4۔کیرانوی'قاسمی'وحید الزماں' القاموس الجدید:887'ادارہ اسلامیات'1410ھ

5۔السیوطی' عبدالرحمٰن بن ابی بکر'جلال الدین' الاتقان فی علوم القرآن2: 371 الھیبۃ المصریۃ' 1394ھ/1974

6۔القطان'مناع بن خلیل' مباحث فی علوم القرآن:96'مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع'1421ھ

7۔ابو العلاء'عادل بن محمد'مصابیح الدرر فی تناسب آیات القرآن الکریم والسور:18الجامعۃ الاسلامیۃ 'المدینۃ المنورۃ،1425ھ

8۔ مباحث فی علوم القرآن:96۔

9۔الفراہی'حمید الدین ابو احمد عبد الحمید الانصاری'دلائل النظام:07'الدائرۃ الحمیدیہ'اعظم گڑھ،1388ھ

10۔ مصابیح الدرر فی تناسب آیات القرآن الکریم والسور:18۔

11۔ مباحث فی علوم القرآن:96۔

12۔' الاتقان فی علوم القرآن:376 ۔

13- مجموعہ تفاسیر فراہی:47،46-
14-ڈاکٹر،اسرار احمد،بیان القرآن 12:1 ،انجمن خدام القرآن سرحد،پشاور،2008ء
15- بیان القرآن1:61 -
16- بیان القرآن1:199-
17- بیان القرآن1:194،195 -
18- بیان القرآن،1:201 ،200-
19- بیان القرآن 3:10 -
20- بیان القرآن3:207 -
21- بیان القرآن4:7 ،103-
22- بیان القرآن5:195-
23- بیان القرآن5:241 -
24- بیان القرآن6:07 -
25- بیان القرآن،6:238،237،198،197 -
26- بیان القرآن6:238 -
27- بیان القرآن7:121،118 -
28- بیان القرآن7:482 -
29- بیان القرآن7:215 -
30- بیان القرآن1:63،62 -
31- بیان القرآن1:200-
32- بیان القرآن2:07 -
33- بیان القرآن2:07 -
34- بیان القرآن2:07 -
35- بیان القرآن2:789 -
36- بیان القرآن 2:118 -
37- بیان القرآن 2:118 -
38- بیان القرآن 2:119 -
39-ـبیان القرآن،4:282،281 -
40- بیان القرآن 4:341-
41- بیان القرآن 7:215 -
42- بیان القرآن 7:231 -
43- بیان القرآن6:07 -
44- بیان القرآن1:202-
45- بیان القرآن1:362 -
46- بیان القرآن1:63،262 -
47-ڈاکٹر،اسرار احمد،منتخب نصاب 2:139،88،74 ،مرکزی انجمن خدام القرآن ،لاہور،2010ء
48- بیان القرآن 7:256 -